

خطبہ (۴۹)

تمام حمد اللہ کیلئے ہے جو چھپی ہوئی چیزوں کی گہرائیوں میں اُترنا ہوا ہے۔ اس کے ظاہر و ہویدا ہونے کی نشانیاں اس کے وجود کا پتہ دیتی ہیں۔ گود کیخنے والے کی آنکھ سے وہ نظر نہیں آتا، پھر بھی نہ دیکھنے والی آنکھ اس کا انکار نہیں کر سکتی اور جس نے اس کا اقرار کیا اس کا دل اس کی حقیقت کو نہیں پاسکتا۔

وہ اتنا بلند و برتر ہے کہ کوئی چیز اس سے بلند تر نہیں ہو سکتی اور اتنا قریب سے قریب تر ہے کہ کوئی شے اس سے قریب تر نہیں ہے۔ اور نہ اس کی بلندی نے اسے مخلوقات سے دور کر دیا ہے اور نہ اسکے قرب نے اسے دوسروں کی سطح پر لا کر ان کے برابر کر دیا ہے۔ اس نے عقولوں کو اپنی صفتوں کی حد و نہایت پر مطلع نہیں کیا اور ضروری مقدار میں معرفت حاصل کرنے کیلئے ان کے آگے پردے بھی حائل نہیں کئے۔ وہ ذات ایسی ہے کہ جس کے وجود کے نشانات اس طرح اس کی شہادت دیتے ہیں کہ (زبان سے) انکار کرنے والے کا دل بھی اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ ان لوگوں کی باتوں سے بہت بلند و برتر ہے جو مخلوقات سے اس کی تشبیہ دیتے ہیں اور اس کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔

--☆☆--

خطبہ (۵۰)

فتلوں کے وقوع کا آغاز وہ نفسانی خواہشیں ہوتی ہیں جنکی پیروی کی جاتی ہے اور وہ نئے ایجاد کردہ احکام کہ جن میں قرآن کی مخالفت کی جاتی ہے اور جنہیں فروغ دینے کیلئے کچھ لوگ دینِ الٰہ کے خلاف باہم ایک دوسرے کے مددگار ہو جاتے ہیں۔ تو اگر باطل حق کی آمیزش سے خالی ہوتا تو وہ ڈھونڈنے والوں سے پوشیدہ نہ رہتا اور اگر حق باطل کے شانہ سے پاک و صاف سامنے آتا تو عنادر کھنے والی زبانیں بھی بند ہو

(۴۹) وَمِنْ خُلْبَةٍ لَّهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَطَنَ خَفِيَّاتِ
الْأُمُورِ، وَ دَلَّتْ عَلَيْهِ أَعْلَامُ الظُّهُورِ،
وَ امْتَنَعَ عَلَى عَيْنِ الْبَصِيرِ، فَلَا عَيْنٌ
مَنْ لَمْ يَرَهُ تُنْكِرُهُ، وَ لَا قَلْبٌ مَنْ
أَثْبَتَهُ يُنْصُرُهُ.

سَبَقَ فِي الْعُلُوِّ فَلَا شَيْءٌ أَعْلَى مِنْهُ،
وَ قَرْبٌ فِي الدُّنْوِ فَلَا شَيْءٌ أَقْرَبُ مِنْهُ،
فَلَا اسْتَعْلَمُهُ بَاعِدَةً عَنْ شَيْءٍ مِّنْ خَلْقِهِ،
وَ لَا قُرْبَهُ سَاوَاهُمْ فِي الْمَكَانِ بِهِ،
لَمْ يُطْلِعِ الْعُقُولَ عَلَى تَحْدِيدِ صِفَتِهِ،
وَلَمْ يَحْجُبَهَا عَنْ وَاجِبِ مَعْرِفَتِهِ،
فَهُوَ الَّذِي تَشَهُّدُ لَهُ أَعْلَامُ الْوُجُودِ،
عَلَى إِقْرَارِ قُلْبِ ذِي الْجُحْودِ، تَعَالَى اللَّهُ
عَمَّا يَقُولُ الْمُشَبِّهُونَ بِهِ وَ الْجَاحِدُونَ لَهُ
عُلُوًّا كَبِيرًا!

-----☆☆-----

(۵۰) وَمِنْ خُلْبَةٍ لَّهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

إِنَّمَا بَدْءُ وَقْوَعِ الْفِتَنِ أَهْوَاءُ تَتْبِعُ، وَ
أَحْكَامٌ تُبَتَّدَعُ، يُخَالَفُ فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ، وَ
يَتَوَلِّ عَلَيْهَا رِجَالٌ رِّجَالًا، عَلَى غَيْرِ دِينِ
اللَّهِ، فَلَوْ أَنَّ الْبَاطِلَ حَلَصَ مِنْ مَرَاجِ الْحَقِّ
لَمْ يَخْفَ عَلَى الْبُرُّتَادِيْنَ، وَ لَوْ أَنَّ الْحَقَّ
حَلَصَ مِنْ لَبَسِ الْبَاطِلِ لَأَنْقَطَعَتْ عَنْهُ

جاتیں، لیکن ہوتا یہ ہے کہ کچھ ادھر سے لیا جاتا ہے اور کچھ ادھر سے اور دونوں کو آپس میں خلط ملٹ کر دیا جاتا ہے۔ اس موقع پر شیطان اپنے دوستوں پر چھا جاتا ہے اور صرف وہی لوگ بچے رہتے ہیں جن کیلئے توفیق الٰہی اور عنایت خداوندی پہلے سے موجود ہو۔

--☆☆--

خطبہ (۵۱)

جب صحن میں معاویہ کے ساتھیوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام کے اصحاب پر غلبہ پا کر فرات کے گھاٹ پر قبضہ جمالیا اور پانی لینے سے منع ہوئے تو آپ نے فرمایا:

وَهُطْمَمْ سَجْنَ كَلْمَة طَلْبَ كَرْتَ هِيْنَ تَوَابَ يَا تَوَمَّ ذَلتَ
أَوْ رَأَنَّ مَقَامَكِيْ لِيْسَ وَهَقَارَتَ پَرْ سَرْ تَسْلِيمَ خَمْ كَرْدَوْ، يَا تَوَارُوْنَ كَيْ پِيَاسَ
خُونَ سَبَبَجَاهَ كَرَ أَپَنِيْ پِيَاسَ پَانِيْ سَبَبَجَاهَوْ۔ تمہارا ان سے دب جانا
جیتے ہی موت ہے اور غالب آکر مرننا بھی جینے کے برابر ہے۔ معاویہ
گم کر دہ راہ سر پھروں کا ایک چھوٹا سا جھٹا لئے پھرتا ہے اور واقعات
سے انہیں اندر ہیرے میں رکھ چھوڑا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے
اپنے سینوں کو موت (کے تیروں) کا ہدف بنالیا ہے۔

--☆☆--

آلُّسُنُ الْمُعَادِيْنَ، وَ لِكِنْ يُؤْخَذُ مِنْ هُذَا
ضَغْثُ، وَ مِنْ هُذَا ضَغْثُ، فَيُمَرِّجَانَ!
فَهُنَّا لِكَ يَسْتَوْلِي الشَّيْطَنُ عَلَى أَوْلَيَائِهِ، وَ
يَنْجُو الَّذِيْنَ سَبَقُتْ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ الْحُسْنَى.

-----☆☆-----

(۵) وَمِنْ خُصْلَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

لَكَا غَلَبَ أَصْحَابَ مُعَاوِيَةَ أَصْحَابَهُ
عَلَيْهِ الْمَلَامُ عَلَى شَرِيعَةِ الْفُرَاتِ بِصِفَيْنَ وَ
مَنْعُوهُمُ مِنَ الْمَاءِ:
قَدِ اسْتَطَعْمُوْ كُمُ الْقِتَالَ، فَأَقْرُوا عَلَى
مَذْلَلَةِ، وَ تَأْخِيْرِ مَحَلَّةِ، أَوْ رَوْوَا السَّيْوَفَ مِنَ
الدِّمَاءِ تَرَوْوَا مِنَ الْمَاءِ، فَالْمَوْتُ فِي
حَيَاةِكُمْ مَقْهُورِيْنَ، وَ الْحَيَاةُ فِي مَوْتِكُمْ
قَاهِرِيْنَ۔ آلا وَ إِنَّ مُعَاوِيَةَ قَادِ لَهُمْ مِنَ
الْغُواْةِ، وَ عَمَّسَ عَلَيْهِمُ الْخَبَرَ، حَتَّى جَعَلُوا
نُحُورُهُمْ أَغْرَاضَ الْمَيْنَيَّةِ.

-----☆☆-----

امیر المؤمنین علیہ السلام ابھی صحن میں پہنچنے تھے کہ معاویہ نے گھاٹ کارستہ بند کرنے کیلئے دریا کے کنارے پالیں ہزار آدمیوں کا پھرہ لگا دیا تاکہ شامیوں کے علاوہ کوئی وہاں سے پانی نہ لے سکے۔ جب امیر المؤمنین علیہ السلام کا لشکر وہاں پر اترا تو اس گھاٹ کے علاوہ آس پاس کوئی گھاٹ نہ تھا کہ وہاں سے پانی لے سکتے اور اگر تھا تو اونچے اونچے نیلوں کو عبور کر کے وہاں تک پہنچنا شو اتحار حضرت نے صعصع ابن صووان کو معاویہ کے پاس بھیجا اور اسے کہلوایا کہ پانی سے پھرالٹھا جائے، مگر معاویہ نے اس سے انکار کیا۔ ادھر امیر المؤمنین علیہ السلام کا لشکر پیاسا پڑا تھا حضرت نے یہ صورت دیکھی تو فرمایا کہ: اٹھو تو تواروں کے زور سے پانی حاصل کرو۔ چنانچہ ان شنے کاموں نے تواریں نیا مول سے کھینچ لیں اور تیر کماوں میں جوڑ لئے اور معاویہ کی فوجوں کو درہم و برہم کرتے ہوئے دریا کے اندر تک اتر گئے اور ان پھرہ داروں کو مار بھکایا اور خود گھاٹ پر قبضہ کر لیا۔ اب حضرت کے اصحاب نے بھی چاہا کہ جس طرح معاویہ نے گھاٹ پر قبضہ جما کر پانی کی بندش کر دی تھی ویسا ہی اس کے اور اس کے